Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۶ ہجرت ۱۳۵۲ ہش ۶ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۰۰

دُعاؤں پر زور دو اور ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے چلے جاؤ

انشاء اللہ ہمیشہ تمہیں خدائی تائید و نصرت حاصل رہے گی!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت ایمان افروز خطبہ جمعہ

ربوہ ۵ ہجرت۔ کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ گرمی کی شدت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود تشریف لاکر پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے ایک نہایت درجہ ولولہ انگیز، رُوح پرور اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء کے اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کا ذکر فرمایا کہ آزاد کشمیر کی اسمبلی نے متفقہ طور پر احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا جس شکل اور جس رنگ میں یہ خبر اکثر اخبارات میں اہتمام کے ساتھ شائع کرائی گئی ہے وہ سراسر غلط اور جھوٹی ہے۔ اس شکل میں نہ یہ تجویز بطور فیصلہ پاس ہوئی ہے اور نہ آزاد کشمیر میں احمدیوں پر کوئی پابندی عائد کی گئی ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے آزاد کشمیر کی اسمبلی صرف ۲۵ ممبروں پر مشتمل ہے۔ ۱۱ ممبر حزب مخالف سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ اس اجلاس میں جس کا اخبارات میں ذکر آیا ہے سرے سے شامل ہی نہیں ہوئے۔ باقی ممبران میں سے بھی بعض غیر حاضر تھے۔ اجلاس میں جو کچھ کہا گیا وہ بھی بطور فیصلہ نہیں بلکہ بطور سفارش کہا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ عقل و شعور رکھنے والے لوگ ایسی سفارش ہرگز منظور نہیں ہونے دیں گے جو پاکستان کی سالمیت اور اتحاد کو سخت نقصان پہنچانے والی ہے اور جس سے ملک کی دنیا بھر میں سخت بدنامی ہوگی۔

حضور نے فرمایا بعض لوگ احمدیوں کے متعلق اس شرارت کی آڑ میں حکومت کو مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ ۱۹۵۳ء کے سے حالات پیدا کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں، ایسے لوگوں سے نپٹنا اور بلا امتیاز سب کے مال و جان کی حفاظت کرنا حکومت کا کام ہے لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ خدا اور اسکے رسول ؐ کی محبت میں سرشار ہیں اور دن رات غلبۂ اسلام کی مہم میں مصروف ہیں انکا ایمان دوسروں کے فتووں کا رہین منت نہیں ہے۔ ہم نے خدا کے فضل سے پہلے بھی اپنے خدا کے زندہ نشانوں کا مشاہدہ کیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع ہے کہ ٹائیفائڈ کا ٹیکہ لگوانے کی وجہ سے کچھ حرارت ہوگئی ہے۔ نیز نزلہ زکام کی تکلیف میں اب افاقہ ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے چند الہامات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۔ "یہ عاجز خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آرہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ نداء ہے کہ

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ [1]

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخکنی کرو۔ اور ایک طرف الہام ہوتا ہے۔

یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْکَ الدَّوَآئِرَ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ۔ [2]

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں۔ اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے۔

اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ۔ اَللّٰہُ اَجْرُکَ اَللّٰہُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ۔ [3]

اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ایک طرف خدا تعالیٰ اپنے اس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ [4]

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔"

(نشان آسمانی صفحہ ۳۸، ۳۹۔ بحوالہ "تذکرہ" طبع دوم صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

[1] (ترجمہ) کہہ کہ مجھے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔
[2] (ترجمہ) وہ تجھ پر حوادث کے نزول کا انتظار کر رہے ہیں۔ بُری گردش انہی پر پڑے گی۔
[3] (ترجمہ) جو تیری ذلت چاہتا ہے میں اُسے ذلیل کروں گا۔ اللہ تیرا اجر ہے۔ اللہ تجھے تیرا جلال عطا کرے گا۔
[4] (ترجمہ) کہہ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اس طرح وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبدالحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ماہ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

خدا تعالیٰ اپنے باغ کا خود محافظ ہے

خدا تعالیٰ جب دنیا میں اپنے مامور کے ذریعہ اعلاء کلمۃ الحق کی غرض سے ایک جماعت بناتا اور ایک سلسلہ قائم کرتا ہے تو وہ اس کی اسی طرح حفاظت کرتا ہے جس طرح ایک باغبان اپنے باغ کی حفاظت کرتا اور اُسے تباہ و برباد ہونے سے بچاتا ہے۔ آندھیاں آتی ہیں، طوفان اُٹھتے ہیں، کبھی خشک سالی کا خطرہ پیدا ہوتا ہے، کبھی ٹڈی دل حملہ آور ہوتا اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ ساری سرسبزی اور ہریالی کو چٹ کر جائے گا اور ایک پتّہ بھی باقی نہ رہے گا۔ لیکن باغبان اِن تمام خطرات سے بچاؤ کے لئے پیش بندیاں کرتا اور ہر ممکن تدبیر بروئے کار لاکر باغ کی حفاظت میں لگا رہتا ہے اور اس کو ترقی دینے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تمام خطرات کے باوجود باغ پھلتا پھولتا چلا جاتا ہے اور اس کی خوبصورتی اور خوشنمائی میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

یہی حال الٰہی سلسلوں کا ہوتا ہے۔ ان کا محافظ و نگہبان اور ان کو ترقّی دینے اور بامِ عروج پر پہنچانے والا خود خدا ہوتا ہے جو ایک عظیم مقصد کے پیش نظر انہیں قائم کرتا ہے۔ مخالفتوں کے طوفان اُٹھتے ہیں، مہیب آندھیاں آتی ہیں اور اسی طرح صدہا قسم کے خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ ہر ممکن مکر بروئے کار لاکر، ہر حیلے اور ہر بہانے کو آزما کر تاریکی کے فرزند اور حق کے دشمن خدائی سلسلوں کو مٹا ڈالنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کا کوئی مکر اور کوئی حیلہ بھی کارگر نہیں ہوتا۔ وہ جتنا زیادہ حق کو مٹانے میں زور لگاتے ہیں حق ان کی مخالفتوں کے علی الرغم اتنا ہی زیادہ پھیلتا اور الٰہی سلسلوں کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کی ایک ہی وجہ ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ان کی حفاظت خدا خود کر رہا ہوتا ہے جسے سب قدرت اور طاقت حاصل ہے جو قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، دنیا کی کوئی طاقت اور دنیا والوں کا کوئی مکر اس کی مشیّت اور ارادہ میں روک نہیں ڈال سکتا۔ تمام روکیں ہی نہیں بلکہ روکیں ڈالنے والے بھی خس و خاشاک کی طرح راستہ سے ہٹا دئے جاتے ہیں اور اللہ والوں کا قافلہ ان عارضی روکوں کے دُور ہونے کے ساتھ ساتھ آگے ہی آگے بڑھ رہا ہوتا ہے اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ قدیم سے اللہ تعالیٰ کی یہی سُنّت ہے اور وہ ابتدائے آفرینش سے ایسا ہی کرتا چلا آرہا ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی کرتا چلا جائیگا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی اِسی قدیم سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کبھی سچّے مذہب کو ضائع نہیں کرتا اور اہلِ حق کو ہرگز نہیں چھوڑتا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا باغ ہے۔ اور کبھی کسی نے نہیں دیکھا ہوگا کہ ایک شخص باغ لگا کر اپنے باغ کی طرف سے لاپرواہ ہو جاوے۔ نہیں، بلکہ اس کی آبپاشی، شاخ تراشی اور حفاظت وغیرہ تمام امور کا جو اسی کی سرسبزی اور شادابی کے لئے ضروری ہیں پورا اہتمام کرتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ اپنے راستبازوں اور دی ہوئی صداقتوں کی تائید کے لئے ہمیشہ تازہ بتازہ تائیدات دیتا رہتا ہے جن کی روشنی میں صادق چلتا ہے اور شناخت کیا جاتا ہے" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱۷)

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اِس زمانہ میں اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ احیاء و غلبہ اسلام کی غرض سے قائم کیا ہے۔ یہ جماعت خدا تعالیٰ کا باغ ہے اور وہ خود اس کا محافظ و نگہبان ہے۔ وہ اوّل دن سے بڑے بڑے ابتلاؤں اور مہیب خطروں میں اس کی حفاظت کرتا چلا آرہا ہے اور کرتا چلا جائے گا تا آنکہ یہ باغ کل دنیا پر محیط ہو جائے گا۔ اِسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع میں ہی اپنے متبعین کو مخاطب کرتے ہوئے اِس حقیقت کو ان کے ذہن نشین کرا دیا تھا۔

چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ . . . . جو آخر تک صبر کریں گے۔ . . . . وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت)

پھر حضور علیہ السلام نے ایک دنیا کو مخاطب کرکے یہی حقیقت کل دنیا والوں کے بھی ذہن نشین کرائی۔ چنانچہ فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدے کو پُورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دُوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پُورا ہوگا۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱)

خدا جس باغ کا محافظ و نگہبان ہے اور پھر وہ ہے بھی اسکے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا اپنا باغ، کون ہے جو اسے نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوسکے۔ نہ پہلے کبھی کوئی اُسکے باغ کو نقصان پہنچا سکا ہے اور نہ آئندہ پہنچا سکے گا۔ اس باغ کیلئے تو ازل سے ہی پھلنا پھولنا اور سرسبزی و شادابی میں مسلسل ترقی کرنا مقدر ہے۔ یہ پھلتا پھولتا اور سرسبزی و شادابی میں مسلسل ترقی کرتا ہی چلا جائیگا یہاں تک کہ کُل دنیا پر محیط ہو جائیگا اور پورے کرۂ ارض کو ایک رُوحانی چمن زار میں تبدیل کر دے گا۔ عارضی روکیں پہلے بھی پیدا ہوتی رہی ہیں اور آئندہ بھی ہوں گی لیکن خدا ان تمام عارضی روکوں کو اسی طرح درمیان سے اُٹھاتا چلا جائے گا جیسا کہ وہ پہلے انہیں اٹھاتا اور اپنے اس باغ کو ترقی دیتا رہا ہے۔ اِس باغ کا پھلنا پھولنا اور پورے کرۂ ارض پر محیط ہونا ایک خدائی تقدیر ہے اور کوئی نہیں جو اس خدائی تقدیر کے پُورا ہونے میں مزاحم ہو سکے۔

قطعات

وہ جس کی جُستجو صادق ہے اُس کو
رمِ ریگِ رواں بھی رہ نما ہے
ڈرا سکتی نہیں تنہائیٔ دشت
کہ اُس کے ساتھ ساتھ اُس کا خُدا ہے

کہا کس نے کہ تُو بے آسرا ہے
کوئی جس کا نہیں اُس کا خدا ہے
اُسے معلوم ہے تیرا غمِ زیست
وہ تیرے دردِ دِل سے آشنا ہے!

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ کے عہد میں بلادِ شرقیہ میں تبلیغِ اسلام

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری فاضل سابق مبلغ سنگاپور و ملائیا

یہ مقالہ ۲ فروری کو مجلس ارشاد مرکزیہ میں پڑھا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی تضرعات کے نتیجہ میں ایک رحمت کا نشان عطا فرمایا۔ یہ رحمت کا نشان اپنے اندر بہت سے فیوض اور عظیم بشارتیں لئے ہوئے ہے۔ اپنے مضمون کی مناسبت سے میں ان میں سے صرف دو بشارتوں کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک بشارت کا تعلق پسر موعود اور مصلح موعود سے ہے۔ اور دوسری کا تبلیغ اسلام سے۔

پسر موعود کے متعلق اللہ جل شانہٗ و عزّ اسمہٗ نے مہدی معہود کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا:-

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا ——— نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ۔۔۔۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" وغیرہ

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

تبلیغ اسلام۔ خدائے بزرگ و برتر نے آپ کو الہام فرمایا:-

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

یہ وہ بشارتیں ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے واضح ہے کہ الہام الٰہی میں ان دو بشارتوں کا ایک ہی وقت میں نازل ہونا اور ایک ہی جگہ جمع کیا جانا اس بات کی طرف صریح اور کھلا اشارہ ہے کہ زمانہ آخر میں مسیح موعود کی دعوت کو عالمگیر شکل میں دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا کام حضور کے فرزند دلبند گرامی ارجمند کے ذریعہ ہوگا۔

پھر پیشگوئی کے عین مطابق جب پسر موعود ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا تو قدرت کا عجیب کرشمہ دیکھئے کہ ٹھیک اسی سال جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ اور مصلح موعود توام پیدا ہوئے۔ اس سے

گویا خدائے حکیم یہی ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ جماعت کی آئندہ وسعت اور ترقی اسی مبشر مصلح موعود کے ہاتھوں مقدر ہے۔

بشارات مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے علاوہ کئی اور الہامات میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت دی کہ وہ آپ کی دعوت و تبلیغ کو اکناف عالم میں پھیلائے گا۔ چنانچہ فرمایا:-

"اُوْحِیَ اِلَیَّ رَبِّیْ وَ وَعَدَنِیْ اَنَّہٗ سَیَنْصُرُنِیْ حَتّٰی یَبْلُغَ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَہَا"

(اللجۃ النور ص ۶۷)

ترجمہ: میرے رب نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دیگا یہاں تک کہ میرا کلام مشرق اور مغرب میں پہنچ جائیگا۔

پھر الہام فرمایا:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

ان الہامات اور متعدد دیگر الہامات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور حضور کے ذریعہ ہمیں یہ بشارت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی بعثت کی غرض "یُحْیِ الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ" کو عالمگیر سطح پر پورا فرمائے گا اور آپ کی دعوت و تبلیغ کے مشن کو تمام دنیا میں کامیابی بخشے گا۔

۱۸۸۶ء میں جب حضرت مسیح موعود کو "پسر موعود" اور "تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا" کے الہام ہوئے اس وقت حضور بالکل یکہ و تنہا تھے۔ نہ ابھی وہ موعود پیدا ہوا تھا جس نے الہام الٰہی کے مطابق آپ کے مشن کی تکمیل میں بنیادی کردار ادا کرنا تھا۔ نہ جماعت کا کوئی وجود تھا۔ نہ ہی آپ کی اپنے ملک میں کوئی شہرت حاصل تھی۔ البتہ براہین احمدیہ کی وجہ سے نہایت محدود حلقہ میں آپ خادم دین متین اور عاشق رسول امی صلے اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے کسی حد تک ضرور معروف تھے۔ آپ کی اس وقت کی حالت خمول خود آپ کے ان دو شعروں سے ظاہر ہے ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

لیکن اس کے باوجود آپ کو اپنے صادق الوعد خدا کی دی ہوئی ان بشارتوں پر کامل ایمان اور یقین تھا اور پورا اطمینان تھا کہ ان کا مولیٰ اپنے وعدوں کو ضرور سچ کر دکھائے گا اسلئے وہ مخالفوں کی خندہ زنی تضحیک استہزا ملامت اور ہر طرح کی عداوت کو خاطر میں نہ لا کر اپنے کام کو پوری مستعدی اور عالی ہمتی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تمام رسولوں اور نبیوں [illegible] اور مخالفتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنے فرستادوں کی تائید و نصرت فرماتا اور دشمنوں پر انہیں غلبہ عطا کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔

اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب ہو کر رہیں گے

نیز فرمایا:-

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔

خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ہادیوں کا گروہ ہی بالآخر غالب ہوتا ہے۔

اور یہی بات انبیاء کے واقعات کے مطالعہ سے معلوم و مشہود ہے کہ ان سب نے ہر ایک نے کس طرح مخالفتوں کے طوفانوں سے گذر کر، مصائب کے پہاڑوں سے ٹکرا کر اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کامیابیاں حاصل کیں۔ یہی سلوک اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء اور ماننے والوں سے روا رکھا۔ ان کی زندگی کی تاریخ ہماری حال کی تاریخ ہے اور حال کی تاریخ سے کوئی اندھا ہی آنکھیں بند کر سکتا ہے۔ انبیاء اور ان کی جماعتوں کی کامیابیاں ان کے عمل سے زیادہ خدا کے فضل سے ہوتی ہے خدا ہی انہیں منتخب فرماتا ہے۔ وہی ان کے لئے راہ ہموار کرتا ہے وہی ان کا محافظ ہوتا ہے وہی ان کی دستگیری فرما کر انہیں غلبہ دیتا اور کامرانیوں سے ہم آغوش کرتا ہے اور ان کے نام کو ابد الآباد قائم و دائم رکھتا ہے۔

شروع میں بتایا جا چکا ہے کہ پسر موعود کی پیشگوئی اور مسیح موعود کی دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی پیشگوئی میں ایک گہرا اور غیر منفک تعلق ہے۔ اب یہ بتانا ضروری ہے کہ اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے مصلح موعود نے اشاعت اسلام کے لئے کیا کیا خدمات انجام دیں۔ آپؓ کی خدمات جلیلہ اس قدر ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ ان کا اس مختصر مضمون میں بیان کرنا ممکن نہیں البتہ آپؓ کی اس تقریر سے ایک مختصر سا اقتباس پیش کرتا ہوں جو آپؓ نے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی احباب جماعت کے سامنے فرمائی۔ آپؓ نے اس میں فرمایا:-

"جس کام کو مسیح موعود نے جاری کیا ہے اپنے موقع پر وہ امانت میرے سپرد ہوئی ہے۔ پس دعائیں کرو ۔۔۔۔ اسلام کا پھیلانا ہمارا پہلا کام ہے مل کر کوشش کرو تاکہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کی بارش ہو۔"

حضور کے ان الفاظ سے بآسانی اور بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو شخص اپنی خلافت کے پہلے دن اور پہلی تقریر میں ایسے خیالات کا اظہار کرتا ہے اس نے اپنے نصف صدی سے زائد دور خلافت میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔ حق یہ ہے کہ آپ نے اپنی تمام زندگی اور زندگی کا ہر لمحہ اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کے لئے صرف کیا اور کرۂ ارض کا کوئی حصہ ایسا نہ چھوڑا جہاں آپ نے اپنے مبشرین نہ بھجوائے ہوں۔ غرض آپ کے عہد خلافت میں اسلام کا نور اتنا چمکا اتنا چمکا کہ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّہَا (زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو گئی

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم مولوی حیدر علی ظفر شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

ابھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضور کے پوتے اور سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی وفات کا غم تازہ ہی تھا کہ ایک غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ جماعت احمدیہ کا ایک درخشندہ ستارہ تھا جو ڈوب گیا، خلافت کا ایک پروانہ تھا جس کی روح اپنے مالک حقیقی کی طرف پرواز کر گئی یعنی ہمارے بزرگ اور استاد محترم سید میر داؤد احمد صاحب اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم میر صاحب مرحوم جامعہ احمدیہ کے پرنسپل بھی تھے اور جلسہ سالانہ کے افسر بھی۔ نظارت خدمت درویشاں کے ناظر بھی تھے۔ اور دارالاقامۃ النصرۃ کے انچارج اور دارالیمن میں غرباء کے کوارٹرز کے نگران بھی۔ آپ ایک بچے اور تین بچیوں کے والد بھی تھے اور سینکڑوں طلباء کے روحانی باپ بھی۔ آپ کے ہاتھ میں ایک عرصہ تک خدام الاحمدیہ کی عالمگیر تنظیم کی باگ ڈور بھی رہی۔ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت بھی۔ طبیہ کالج ربوہ کا قیام بھی آپ کی نگرانی میں عمل میں آیا۔

اس مضمون میں میں آپ کے بے شمار محاسن اور خوبیوں میں سے چند ایک کا ذکر کروں گا تا نوجوانان احمدیت اور سلسلہ احمدیہ کے خدام اور اکناف عالم میں پھیلے ہوئے مبلغین اسلام اور جماعت احمدیہ کے افراد اس کو پڑھیں۔ اور آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اللھم اغفرہ وارفع درجاتہ ونوّر مرقدہ وادخلہ فی اعلیٰ علیین۔

محترم سید داؤد احمد صاحب کے باری تعالیٰ سے عشق و محبت کا یہ عالم تھا کہ جب کبھی صفات باری تعالیٰ کا ذکر آتا تو بڑی تفصیل اور شرح کے ساتھ انہیں بیان کرتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ کلاس میں حدیث پڑھاتے تو بڑے رقت آمیز لہجہ میں بولتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے۔ آپ کا یہ بیان عشق و محبت میں ڈوبا ہوا ہوتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود سے عشق و محبت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ آپ کو بے حد شوق تھا کہ لوگ آپ (سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو مانیں آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی کتب پڑھیں اس شوق تڑپ اور ولولہ نے آپ کی طبیعت کو اس طرف مائل کیا کہ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی۔ دلائل مقام تعلیم اور دیگر مباحث ضروریہ کو یکجا طور پر ایک کتاب میں جمع کر دیا تا عدیم الفرصت لوگوں کو اگر اتنا وقت نہیں ملتا کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب کا مطالعہ کر سکیں تو کم از کم اس کتاب کے مطالعہ سے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی، ان کے دلائل اور تعلیم سے تو واقفیت حاصل کر سکیں۔

خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر تحریک پر لبیک کہنا اپنا فرض سمجھتے تھے اور ان کی خدمت میں حاضری کو فخر جانتے تھے۔ خلیفۂ وقت سے عقیدت کا یہ جذبہ ہی تھا کہ آپ جامعہ احمدیہ کے طلباء کو مسجد مبارک میں کوئی نہ کوئی نماز ادا کرنے کی تلقین فرماتے بلکہ بعض کلاسوں پر تو اس کی پابندی بھی لگا دیتے اکثر ذریعہ اصلاح یہی تحریر فرماتے … کہ اتنے دنوں تک پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں ادا کیا کرو۔

محترم میر صاحب مرحوم نماز روزہ کے پابند تھے نماز میں خشوع و خضوع اور بڑے سوز و گداز کے ساتھ پڑھتے تھے۔ نماز سے بہت پہلے مسجد میں تشریف لاتے تھے اور پھر نماز کھڑی ہونے تک نوافل اور سنتیں ادا کرتے تھے جمعہ کے بعد دوپہر کا کھانا نماز کے بعد کھایا کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں کئی بار معتکف ہوئے۔

محترم میر صاحب مرحوم عالی حوصلہ اور بلند عزم و ارادہ کے مالک تھے کسی کام کو مشکل اور ناممکن نہیں سمجھتے تھے۔ بہت ہمت اور تندہی کے ساتھ اپنے فرائض کو بجالاتے آپ بہت وجیہہ چہرہ اور بہت بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ مگر کبر و غرور سے کوسوں دور تھے۔ عجز و انکساری اور تواضع حد درجہ کو پہنچی ہوئی تھی نام و نمود سے بے حد پرہیز کرتے تھے افسر جلسہ سالانہ تھے مگر خادم جلسہ سالانہ کہلوانے میں فخر سمجھتے تھے اور کئی بار تو آپ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹیوں کے چارٹ پر افسر جلسہ سالانہ کی بجائے 'خادم جلسہ سالانہ' کے الفاظ لکھوائے۔

خدمت خلق اور خدمت بنی نوع انسان کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مہمانوں کی خدمت اور آرام کا بہت خیال رکھتے۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں جذبہ انفرادی خدمت کا جذبہ جوش مارتا۔ تو آپ رات کی تاریکی میں خود کندھے پر کسی مہمان کا سامان اٹھا کر اسے اس کی منزل مقصود تک پہنچا دیتے۔ درآں حالیکہ مہمان کو یہ پتہ بھی نہ چلتا کہ یہ سامان اٹھانے والا کوئی معاون ہے یا خود افسر جلسہ سالانہ۔

آپ غیر معمولی تنظیمی صلاحیتوں کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ علمی قابلیت بھی رکھتے تھے۔ قرآن مجید کے بعد علم حدیث پر آپ کو عبور حاصل تھا عام دینی و دنیوی معلومات کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ تقریر کے لئے بہت کم تشریف لایا کرتے تھے مگر جب کبھی تقریر فرماتے تو وہ اخلاص اور فدائیت اور روحانیت کے جذبہ سے پُر اور بہت ہی مؤثر ہوتی۔ تکمیل تعلیم کے بعد میدان عمل میں جانے سے پہلے آپ کی یہ زرّیں نصیحت مجھے ابھی تک یاد ہے کہ تم اپنی ذات کے لئے کبھی کسی شخص اور جماعت سے کسی چیز کی طمع اور توقع نہ رکھنا بس جو کچھ مانگنا ہو اپنے ایک واحد خدا سے مانگنا

طلبہ کے ساتھ آپ کا ذاتی تعلق تھا ہر طالب علم یہی سمجھتا کہ میر صاحب کے اس کے ساتھ ہی اچھے تعلقات ہیں۔ شاگردوں کے ساتھ آپ کا یہ تعلق جامعہ احمدیہ سے تکمیل تعلیم کے بعد قائم رہتا۔ مجھے یاد ہے کہ جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد بھی جب کبھی کچھ عرصہ کے لئے ربوہ آنا۔ اور آپ سے ملاقات ہوتی تو بڑی دیر تک مجھے اپنے سینے سے لگاتے دعائیں دیتے اور نصیحت کرتے کہ خوب محنت اور کوشش کے ساتھ کام کرو۔

آپ وقف کی حقیقی روح کے حامل تھے۔ آپ کے جملہ اوقات صرف اور صرف دینی اغراض کے لئے وقف تھے وقف کی بہت قدر کرتے تھے۔ اور اس سلسلہ میں کسی مطالبہ اور رعایت کا خیال بھی دل میں نہ لاتے تھے۔ میرے کانوں میں آپ کے اخلاص و محبت اور خدمت دین اور ولولہ کے جذبہ سے پُر تقریر کے الفاظ گونج رہے ہیں جو آپ نے گزشتہ سے پیوستہ مجلس مشاورت کے موقع پر ایک ایسی تجویز کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے فرمائی تھی جس میں وقف زندگی کی شرائط کو نرم کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔

محترم میر صاحب مرحوم نے بے شمار دینی خدمات سرانجام دی ہیں جن کا بہترین رنگ میں تذکرہ تو آپ کے رفیق کار ہی کر سکتے ہیں یہ عاجز جس کا آپ سے تعلق ایک شاگرد کا تھا صرف اس ادارہ کا ذکر کرتا ہے جس کے آپ انچارج تھے جامعہ احمدیہ کے آپ پرنسپل تھے۔ اسی حیثیت سے آپ نے تدریسی، تنظیمی اور تربیتی امور میں ایسی تبدیلیاں فرمائیں جن کی بدولت جامعہ احمدیہ آج ایک منظم، باوقار، دلکش اور محبوب ادارہ بن گیا ہے جس میں وقف زندگی طلباء زندگی کے چند سال گزارنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ جامعہ احمدیہ کی موجودہ عمارت آپ کی توجہ سے تعمیر ہوئی جامعہ احمدیہ کے کمپاؤنڈ میں گندم اُگ (جو کہ اب پک چکی ہے کٹائی جاری ہے) اسکے لہلہاتے کھیت، سرسبز درخت، پھول، پودے اور گراسی پلاٹ آپ کی توجہ سے ہی تیار ہوئے ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت بھی آپ کی زیر نگرانی تیار ہوئی۔

جامعہ احمدیہ کے ظاہری حسن اور زیبائش کے علاوہ اگر اس کے مدرسی اور تنظیمی نظام اور طلبہ جامعہ احمدیہ کے لیل و نہار پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ محترم میر صاحب مرحوم نے جامعہ احمدیہ کو ایک منظم اور باوقار ادارہ بنایا ہے اور طلبہ میں ایک ایسی روح پھونک دی ہے جو انہیں ہر وقت مصروف عمل رکھتی ہے کھیل کا میدان ہو یا وقار عمل کی جگہ کسی تقریب کا انتظام ہو یا حفاظت مرکز کا اہتمام تعلیمی میدان ہو یا تبلیغی ہر جگہ جامعہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے طلباء کو چاق و چوبند پائیں گے۔

خدا کرے کہ جامعہ احمدیہ کے طلبہ ہمیشہ ایسی صفات سے متصف رہیں جو انہیں دوسرے لوگوں سے ممتاز رکھیں۔ اور جو ایک خادم دین کا طرۂ امتیاز ہوں اور خدا کرے کہ جامعہ احمدیہ کو ہمیشہ ایسے خدام ملتے رہیں جو اپنے خون سے اس کی آبیاری کرنے والے ہوں اور جو اس کے شرف اور عظمت کو بلند کرنے والے ہوں

میر صاحب مرحوم اخلاص اور فدائیت کے مجسم پیکر تھے۔ آپ کے اخلاق اور خوبیوں کا کہاں تک ذکر کروں۔ آپ تو گزر گئے مگر آپ کی یاد اب بھی دل میں تازہ ہے میری آنکھوں کے سامنے ۱۲ فروری ۱۹۷۳ء کی ایک شام کا نظارہ ہے جب آپ جامعہ احمدیہ کے سالانہ ٹورنامنٹ کے دوسرے دن جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کے والی بال کے کھلاڑیوں سے مسکرا مسکرا کر ہاتھ ملا رہے تھے۔ اس سے اگلے دن غالباً یہ آخری دن تھا جب میں نے آپ کی زیارت کی، آپ کی طبیعت علیل ہو گئی، اور پھر آپ کا مبارک چہرہ اسی وقت دیکھا جب آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے اور آپ ابدی نیند سو رہے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ضرورت سیلزمین!

ابتدائی تنخواہ

میٹرک ۱۲۵ ماہانہ
ایف اے ۱۵۰ ماہانہ
بی اے ۱۷۵ ماہانہ
ایم اے ۲۰۰ ماہانہ

تین ماہ بعد ترقی اور استقلال حسب کارکردگی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں ۱۵/۵/۷۳ تک اپنے صدر یا امیر کی سفارش کے ساتھ بھیجیں

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
انچارج کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۴۰۶/۶۰۶

پیٹ کے جملہ امراض کے لئے

نمک نور ٹکیاں رجسٹرڈ

یکصد ٹکیاں ۲/۸۰ ۵۰ ٹکیاں ۱/۴۰

اسٹاکسٹس
ناصر دین میڈیکل سٹور و افضل برادرز جنرل اسٹور ربوہ
شاہ میڈیکو مارکیٹ بازار جڑانوالہ
ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب جمیل پور
شاہ نور فارمیسی شکارپور سندھ

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیاں پُر کرنے کے لئے مخلص دیانتدار کارکنوں کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند فوری طور پر خاکسار سے ملیں گریڈ صدر انجمن احمدیہ کا منظور شدہ دیا جائے گا۔ نیز پنشن وغیرہ کا بھی حق ہوگا۔ اسامیاں یہ ہیں۔

۱۔ مددگار کارکنہ برائے زنانہ سیکشن
۲۔ خاکروبہ ؍ ؍
۳۔ خاکروب برائے مردانہ سیکشن۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

زدجام عشق

طاقت کی مشہور دوا
مقوی اعصاب۔ مقوی اعضائے رئیسہ
قیمت مکمل کورس ۲۵/- روپے
المنار دواخانہ۔ ربوہ

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی دائیں آنکھ ابھی تک خراب چلی آرہی ہے مکمل شفایابی کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں (حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال لائل پور)

۲۔ میری اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور ان دنوں

مشن ہسپتال لائل پور میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع قائد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فاروق آباد)

۳۔ میرے چھوٹے چچا جان محمد شریف صاحب محمد آباد سٹیٹ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے تمام احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(منیر احمد جاوید فیکٹری ایریا ربوہ)

۴۔ خاکسار کا لڑکا لیاقت احمد بعارضہ بخار خسرہ عرصہ ایک ہفتہ سے سخت بیمار رہا اور خاکسار کا خود گلا بھی بہت خراب ہے آواز بالکل بیٹھ گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام محمد حق مسلم [illegible])

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

(۲)

سید مقبول احمد صاحب	ربوہ	۱۰ — ..	روپے
ہدایت اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال	؍	۵ — ..	؍
سید ظہور احمد شاہ صاحب	؍	۲۰ — ..	؍
صوفی عبدالغفور صاحب وقف جدید	؍	۱ — ..	؍
محمد اکبر سبحان صاحب معرفت محمد افضل صاحب بٹ	؍	۳ — ..	؍
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	؍	۱ — ..	؍
حفیظ احمد صاحب سنوری	؍	۲ — ..	؍
رفیق احمد صاحب ثاقب	؍	۵۰ — ..	؍
قریشی محمد سعید صاحب	؍	۱ — ..	؍
عبدالغفور صاحب	؍	۱۰ — ..	؍
فضل احمد صاحب	؍	۱ — ..	؍
صوفی بشارت احمد صاحب	؍	۵ — ..	؍
سید تفضل حسین شاہ صاحب	سرگودھا	۵ — ..	؍
اہلیہ صاحبہ عبدالرحیم صاحب پراچہ		۵ — ..	؍
ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ		۲۰ — ..	؍
زینب خاتون صاحبہ		۴ — ..	؍
ڈاکٹر نفیرہ بیگم صاحبہ		۲ — ..	؍
چوہدری ہدایت اللہ صاحب	چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا	۶ — ..	؍
نسرین حمیرہ صاحبہ	؍	۳۰ — ..	؍
محمد نذیر صاحب	منگلا	۵ — ..	؍
صفدر الحق صاحب	لاہور	۲۵ — ..	؍
منظور احمد صاحب	؍	۱۰ — ..	؍
شیخ مبشر احمد صاحب	؍	۲ — ..	؍
لطف المنان صاحب (منجانب والد صاحب مرحوم)	؍	۲۰ — ..	؍
آغا ناصر احمد صاحب	؍	۱۰ — ..	؍
سارجنٹ محمد یوسف صاحب	؍	۵ — ..	؍
خالد رؤف خان صاحب	؍	۵ — ..	؍
چوہدری عابد علی صاحب بٹر	؍	۲۰ — ..	؍
سید سہیل احمد صاحب سی۔ایس۔پی	؍	۲۲ — ..	؍
نسیم نوید صاحب	؍	۱۰ — ..	؍
ملک عبدالحی خان صاحب	؍	۱۰ — ..	؍
عبدالشکور صاحب	؍	۳ — ..	؍
فیض محمد خان صاحب	؍	۲۵ — ..	؍
عطاء الرحمٰن خان صاحب	؍	۵ — ..	؍
ناصر خان صاحب	؍	۵ — ..	؍
چوہدری محمد اسماعیل صاحب	؍	۱ — ..	؍
محمد اسلم صاحب	؍	۱ — ..	؍
رحمت اللہ صاحب شاکر	؍	۲ — ..	؍
اعجاز احمد صاحب ہاشمی	؍	۱ — ..	؍
شیخ عبداللطیف صاحب	؍	۴ — ۲۵	؍
شیخ الطاف احمد صاحب	؍	۵۰ — ..	؍
قریشی محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ	؍	۵ — ..	؍
ملک بشیر احمد صاحب (از طرف طاہر احمد صاحب تہران)	؍	۱۰ — ..	؍
عطاء الکریم صاحب	؍	۵ — ..	؍
عبدالرشید صاحب	؍	۴ — ..	؍
ملک عبدالسلطان خان صاحب	؍	۱۰ — ..	؍
شیخ نوید احمد صاحب	؍	۵ — ..	؍

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سید میر داؤد احمد صاحب کے سانحہ ارتحال پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی قرار داد تعزیت

خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں آپ کی خدمات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں آپ نے مجلس کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا

"مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و غم اور حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے مجلس مرکزیہ کے سابق صدر اور مخلص مشیر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

آپ کی شخصیت ظاہری و باطنی خوبیوں کا حسین امتزاج تھی۔ آپ اخلاق حمیدہ سے متصف، اخلاص و فدائیت کے پیکر اور خدمات سلسلہ کے لحاظ سے اپنے نامور باپ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرح غیر معمولی وجود تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے منتظم مدبر اور اپنے نام داؤد کے مطابق کاموں میں اولوالعزم تھے۔ آپ ایک محبت کرنے والے استاد، ماں باپ سے بڑھ کر شفیق تھے۔ عاجزی اور انکساری آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مگر خودداری کی جھلک بھی نمایاں تھی۔

اسلام و احمدیت کے مخلص جانباز سپاہی۔ وقف زندگی کی حقیقی روح رکھنے والے ایک مثالی واقف زندگی اسلام اور محسن انسانیت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق رکھنے والے وجود تھے۔ جس کے کردار اور گفتار سے غیرت دینی اور ایثار و قربانی نمایاں تھی۔ آپ عبادات میں گہرا شغف رکھنے والے اور محبت قرآن سے سرشار تھے۔ اپنے بزرگ والد کی طرح حدیث کے متبحر عالم تھے۔

آپ مخلوق خدا کے گہرے ہمدرد، غرباء و یتامیٰ، ناداروں اور بیواؤں کی مدد کیلئے زندگی بھر کمربستہ رہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں آپ کی خدمات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ نے مختلف اوقات میں خدام الاحمدیہ میں مہتمم مال، مہتمم خدمت خلق، مہتمم اشاعت، مہتمم عمومی، معتمد، نائب صدر دوم اور صدر کی حیثیت سے ماتحت اور افسر کے طور پر کام کیا۔ اور اپنے اعلیٰ تدبر اور فراست اور حسن انتظام سے مجلس کا کام ترقی کی راہوں پر گامزن کیا۔ آپ کے دو سالہ دور صدارت میں ضلعوار نظام مستحکم و مضبوط ہوا۔ چندہ کی وصولی میں گزشتہ سالوں سے غیر معمولی اضافہ ہوا۔ مجالس اور مرکز میں کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے قابل ذکر تربیتی کلاسیں منعقد ہوئیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دیرینہ خواہش کی تکمیل میں اپنے زمانہ صدارت میں تعمیر ہال کا کام شروع کروایا۔

آپ نے خدام میں جذبہ خدمت محنت اور فدائیت پیدا کیا۔ بحیثیت صدر آپ ایک مثالی منتظم، مدبر اور ہمدرد شخصیت تھے جبکہ ماتحت کی حیثیت سے نہایت اطاعت گزار، بے نفس اور صائب الرائے مشیر تھے۔

آپ بیک وقت کئی رضاکارانہ فرائض سرانجام دیتے رہے۔ چنانچہ آپ ناظر خدمت درویشاں، افسر جلسہ سالانہ، نگران دارالنصرۃ، مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ ساتھ جامعہ احمدیہ کے رسائل البشریٰ (عربی) اور مجلۃ الجامعہ کی نگرانی بھی فرماتے رہے۔ ان امور کی انجام دہی میں آپ کی اعلیٰ صلاحیتیں دیگر رفقاء کار کے لئے راہنمائی کا موجب بنیں ——— آپ شمع خلافت کے جاں نثار پروانہ تھے۔ اخلاص، اطاعت اور فدائیت کے مظہر امام وقت کے اشارہ پر والہانہ لبیک کہنے والے پیکر صدق و وفا تھے۔ آپ کا پیارا اور حسین نمونہ آپ کے شاگردوں اور رفقاء کار کے لئے نشان راہ ہے۔ جو فلاح و کامیابی کی عظیم منزل تک لے جانے کا موجب ہوتا ہے اور الٰہی سلسلوں میں بشاشت اور والہانہ شوق پیدا کر کے ایک مہمیز کا کام دیتا ہے۔

آپ غلبۂ اسلام کا اہم فریضہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھتے اور اپنے شاگردوں کے دلوں میں اس کی اہمیت جاگزیں فرماتے رہے۔ اپنا سب کچھ فتح اسلام کے لئے صرف کیا اور اپنے شاگردوں کو آخری وصیت میں بھی یہی پیغام دیا۔

اللہ تعالےٰ غریق رحمت کرے اس محسن اور ہمدرد وجود کو جو اپنی گوناگوں خوبیوں اور اعلیٰ اوصاف و کمالات کا حسن اپنے دلربا وجود میں سموئے ہوئے تھا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ہم ممبران خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس موقع پر اپنے دلی غم اور حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ، بچوں، برادران، بہنوں اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور احباب جماعت سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اسلام اور احمدیت کو ایسے فدائی اور عاشق ہمیشہ ہی دیتا رہے۔ آمین۔"

(ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

بقیہ صفحہ اوّل سے

حضور نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو حضرت خالد بن ولیدؓ کے الفاظ میں کہتا ہوں کہ تم جس قدر پیار اس دنیا کی زندگی سے کرتے ہو ہم اس سے بڑھ کر پیار خدا کی راہ میں موت قبول کرنے سے کرتے ہیں۔ گو حالات ایسے نہیں ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ آئندہ بھی ایسے حالات رونما نہیں ہونگے لیکن بفرض محال اگر کبھی ایسا وقت آیا (خدا کبھی ایسا وقت نہ لائے) جب کہ حکومت لوگوں کے جان و مال کی ذمہ داری ادا کرنے میں ناکام ہو جائے تو پھر دنیا دیکھ لے گی کہ احمدی کس طرح موت سے پیار کرتے ہوئے قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے لوگ ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمیں خدائی تائید و نصرت حاصل ہے۔ ہم اپنی عاجزی اور کمزوری کا اقرار اور اعتراف کرتے ہیں مگر یہ خدائی تائید و نصرت ہی ہے جس کی بناء پر کہنے والے نے کہا اور بے شک سچ کہا کہ

طاقت شیروں کی پیدا ڈال لے روبہ نزار

آخر میں حضور نے احباب جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ ان دنوں ہمیں دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے اور محبت و پیار کے ساتھ اور بے لوث خدمت کے ساتھ دنیا کے دل جیتنے کے لئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا چاہیئے۔ اگر ہم ایمان کے تقاضوں کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں گے اور قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں گے۔ تو پہلے کی طرح اب بھی اور آئندہ بھی ہمیشہ خدا ہماری مدد کرے گا اس کا وعدہ ہے کہ اس جماعت کے ذریعہ دنیا پر اسلام غالب آئے گا۔ یہ وعدہ بہرحال پورا ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

***

ایک احمدی بچی کا نمایاں علمی اعزاز

پاکستان میں سب سے اونچے علمی اعزاز کے مستحق ناموں کا اعلان جناح ایوارڈ ٹرسٹ کی طرف سے پاکستان ٹائمز ۲۰ اپریل ۷۳ء میں شائع ہوا ہے اس میں پانچویں پوزیشن میری بچی عزیزہ امۃ القیوم ایم ایس سی (فزکس) بی ایڈ کی ہے۔ عزیزہ نے ایم ایس سی لاہور کالج فار وومن سے ۵۰۷ نمبر حاصل کرکے پنجاب یونیورسٹی میں طلبہ و طالبات میں پانچویں اور طالبات میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے عزیزہ میٹرک سے ایم ایس سی تک برابر سکالرشپ حاصل کرتی آئی ہے۔ یہ اعزاز محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے اللہ تعالےٰ یہ اعزاز بچی، خاندان اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔

امۃ الحی بیگم چوہدری اکرام اللہ صاحب
B.19 گلگشت - ملتان

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

آج مورخہ ۵ رمئی بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں اہم مقالے پڑھے جائیں گے۔

مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔